رپورٹ: محمد فاروق شاہ محمد (دوحہ، قطر)
مولانا شمیم احمد خلیل السلفی بنارسی۔ (المرکز الاسلامی للدعوۃ والارشاد، قطر)
مولانا علی عارف عباسی (دوحہ قطر)
تلخیص: ادارہ

قائدِ "تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ" ورئیس التحریر "حرمین" علامہ محمد مدنی کا تبلیغی دورۂ قطر

خلیج کی ریاستیں پوری دنیا میں انتہائی مال دار تصور کی جاتی ہیں، قطر بھی ان میں سے ایک ہے۔ اس کا محلِ وقوع کچھ اس طرح ہے کہ مغرب کی جانب اس کی حدود سعودی عرب کے ساتھ ملتی ہیں، جب کہ باقی تین اطراف سے یہ سمندر میں گھرا ہے۔ اس کی کل آبادی تقریباً چار لاکھ پچاس ہزار کے لگ بھگ ہے۔ اللہ رب العزت نے جس طرح اسے پٹرول کی نعمت سے مالا مال کیا ہے، اسی طرح اس کے رہنے والے بھی بڑے خوش اخلاق، ملنسار اور فلاح وبہبود کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے ہیں۔ قریباً ستر ہزار پاکستانی بھی یہاں مقیم ہیں۔ اہلِ قطر کی اکثریت مسلکاً سلفی عقائد کی پابند ہے، جب کہ باہر سے آنے والوں میں تقریباً ہر مکتبِ فکر سے تعلق رکھنے والا شخص آپ کو بآسانی مل سکتا ہے۔ قطر میں مقیم ہندوستانی بھائیوں میں بھی ہر مکتبِ فکر سے متعلق لوگ موجود ہیں، تاہم ان کی اکثریت مشرکانہ و بدعتانہ عقائد کی حامل ہے۔

آج اگر پوری اسلامی دنیا کا جائزہ لیا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ دورِ حاضر میں امتِ مسلمہ کا سب سے بڑا سانحہ کتاب وسنّت سے دوری ہے۔ من گھڑت شریعت نے الٰہی شریعت کی جگہ لے رکھی ہے، اور لوگ قرآن وحدیث کو نہ سمجھ میں آنے والی چیز یں سمجھے

بیٹھے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا :

"ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ و سنتی" (رواہ الحاکم)

"میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، جب تک ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے، گمراہ نہ ہو گے ——— ایک اللہ کی کتاب، اور دوسرے میری سنت"!

لیکن امتِ مسلمہ نے کتاب و سنت سے بے اعتنائی برتی، تو آج اسی کا یہ نتیجہ ہے کہ ایک طرف اگر اس کے عقیدہ و عمل میں بدعات و خرافات نے اپنا پیر جما لیا ہے، تو دوسری طرف الحاد و لادینیت اور مغربی افکار و نظریات نے اسلامی معاشروں کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ ان حالات میں علمائے امت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ لوگوں کی اصلاح کا فریضہ علیٰ منہاجِ نبوت، یعنی کتاب و سنت کی بنیادوں پر انجام دیں، تاکہ اسلامی قدروں کا احیاء ہو سکے اور مسلمان دین و دنیا میں فلاح و کامرانی سے ہمکنار ہو سکیں۔

بحمداللہ، اسی جذبۂ خیر کے پیشِ نظر قطر میں بعض ملکی و غیر ملکی مخلص علماء کرام اپنے پرخلوص ساتھیوں کے تعاون سے توحید و سنت کی ترویج و اشاعت کے لیے تحریری اور تقریری سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں ——— ان میں قابلِ ذکر چند شخصیات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں :

فضیلۃ الشیخ احمد بن حجر ال بوطامی السلفی، سابق قاضی محکمۂ شرعیہ قطر۔ الشیخ خالد عبداللہ الدرہم، مساعد قاضی محکمہ شرعیہ قطر۔ الشیخ خلیفہ محمد خالد الربانی۔ الشیخ ابراہیم موسیٰ الہیتی وغیرہم!

انہی تبلیغی سرگرمیوں کے سلسلہ کی ایک کڑی علامہ محمد مدنی (قائدِ تحفظِ حرمین شریفین موومنٹ، رئیس التحریر ماہنامہ "حرمین"، رئیس جامعہ علوم اثریہ جہلم) کا دورۂ قطر بھی ہے۔ محکمۂ شرعیہ قطر کی دعوت پر قطر کا آپ کا یہ دوسرا تبلیغی دورہ تھا۔ اس سے تقریباً دو سال قبل بھی آپ یہاں تشریف لائے تھے، آپ نے اس دورہ میں سات بڑے تبلیغی اجتماعات سے خطاب کیا تھا اور جبھی سے لوگ بڑی شدت سے آپ کی دوبارہ یہاں آمد کے منتظر تھے۔ اہلِ قطر کو آپ کی آمد کی اطلاع ایک ماہ قبل مل چکی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے استقبال نے

لیے حاملینِ کتاب وسنّت کی ایک کثیر تعداد ایئر پورٹ پر موجود تھی۔ آپ کی آمد کے بعد پہلے دو دن تو علماء و مشائخ سے ملاقات کا پروگرام رہا، تیسرے دن سے خطابات کا سلسلہ شروع ہوا۔ اس دفعہ دس مساجد میں آپ کے محاضرات کا اہتمام کیا گیا تھا۔

آپ کا پہلا خطاب جامع مسجد والدہ جابر میں کلمۂ توحید کے موضوع پر تھا، جس میں آپ نے کلمۂ طیبہ کی تشریح کے علاوہ حاضرین کے سامنے اس امر کی وضاحت کی کہ یہ کلمہ ہم سے کس چیز کا مطالبہ کرتا ہے؟

دوسرا خطاب جامع مسجد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ یہ انتہائی خوبصورت مسجد اپنی وسعت کے لحاظ سے کویت کی بڑی مساجد میں شمار ہوتی ہے۔ اس خطاب میں آپ نے مروجہ عقائدِ شرکیہ کا رد کیا —— شدتِ جذبات کا یہ عالم تھا کہ سامعین کو رلا کر رکھ دیا۔

تیسرا خطاب بعد از نمازِ جمعہ مسجد ابنِ حجر میں ہوا —— موضوع تھا "پکی قبریں بنانا اور ان پر میلے ٹھیلے لگانا شریعت میں حرام ہیں!"

اسی روز بعد از نمازِ عشاء مسجدِ ندوہ میں آپ کا چوتھا خطاب ہوا —— پانچواں خطاب جامع مسجد فریق بن عبد العزیز میں، جب کہ چھٹا خطاب جامع مسجد شیخ علی میں انجام پایا۔ ان تینوں مجلسوں میں آپ نے "مقامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" کو اس خوبی سے واضح کیا کہ اپنے تو اپنے رہے، پرائے بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے —— ضمناً تقلیدِ شخصی کا بھی خوب رد ہوا —— " مَآ اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا " کی تشریح کرتے ہوئے آپ نے بتلایا کہ شریعت پوری کی پوری کتاب وسنّت میں منحصر ہے۔ حجیتِ حدیثِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی آپ نے بڑے ٹھوس دلائل مہیا فرمائے، اور مثالوں سے واضح کیا کہ حدیث کے بغیر قرآن فہمی ناممکن ہے۔

اس سلسلہ کا ساتواں اجتماع المرکز الاسلامی للدعوۃ والارشاد کے وسیع ہال میں منعقد ہوا، جس میں آپ نے مروجہ بدعات کا کتاب وسنّت کی روشنی میں خوب خوب رد کیا۔ آپ کا یہ خطاب بڑا علمی تھا۔ آپ نے کہا کہ اکثر لوگ اللہ رب العزت، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ائمہ مجتہدین کے مقام کو خلط ملط کر دیتے ہیں۔ حالانکہ ہر ایک کا مقام الگ الگ ہے۔ اللہ رب العزت خالق ومالک ومعبودِ حقیقی ہیں، محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اللہ تعالیٰ

کے بندے اور رسول ہیں جو احکامِ دین کی تبلیغ، کتاب وحکمت کی تعلیم اور ہمیں ہماری عبادت کے طریقے سکھانے کے لیے مبعوث ہوئے ـــــ جس طرح اللہ ربّ العزت کی عبادت میں کسی بھی دوسری ہستی کو شریک نہیں کیا جا سکتا، اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت غیر مشروط ہے، جب کہ ائمہ مجتہدین کی صرف وہی بات قبول کی جائے گی جو کتاب وسنّت کے مطابق ہو۔ انھوں نے اجتہاد کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہا کہ نئے پیش آمدہ مسائل کا حل کتاب وسنّت کی روشنی میں تلاش کرنے کا نام اجتہاد ہے۔ اجتہاد کا دروازہ بند نہیں ہوا، اس کی ضرورت کسی بھی وقت پیش آسکتی ہے، اور پیش آتی رہتی ہے۔ چنانچہ ائمہ مجتہدین کے اجتہادات اس سلسلہ میں ہمارے معاون تو ہیں، ان کے اقوال واجتہادات مستقل شریعت کا درجہ نہیں رکھتے کہ اس بناء پر حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کی تخصیص لازم آئے، اور یوں وحدتِ امت کو پارہ پارہ کرکے فرقہ بندی کی راہ ہموار ہو ـــــ قرآنِ کریم میں تو فرقہ بندی کو مشرکین کا شیوہ تبلایا گیا ہے:

"وَلَا تَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝ مِنَ الَّذِينَ فَرَّقُوا دِينَهُمْ وَكَانُوا شِيَعًا - الآية!" (الرّوم: ۳۱-۳۲)

"مشرکوں میں سے نہ ہو ـــــ ان لوگوں میں سے جنھوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ بندی اختیار کی!"

گویا آپ کا خطاب جہاں دیگر بدعات کی تردید میں تھا، وہاں آپ حکیمانہ انداز میں تقلیدی بدعت کا رد بھی فرما رہے تھے ـــــ خطاب کے دوران ایک مرحلہ پر شہیدِ اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ[1] کا ذکر آیا تو آپ نے ان کی دینی خدمات پر انھیں زبردست خراجِ تحسین پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی تمنا کو پورا کیا، اور انھیں مدینہ طیبہ میں حضرت عثمان غنی ذوالنورینؓ کے نزدیک امامِ اہلِ مدینہ، امام مالکؒ کے پہلو میں جگہ نصیب فرمائی ؎

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ کا آٹھواں خطاب بروز جمعہ جامع مسجد سوق واقف میں، رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مبارک فرمان: "سات قسم کے آدمیوں کو روزِ قیامت عرشِ الٰہی کا سایہ نصیب

---

[1] علامہ احسان الٰہی ظہیرؒ نے بھی دسمبر ۸۶ء میں قطر کا تبلیغی دورہ کیا تھا۔

ہوگا" کی تشریح پر مشتمل تھا، جب کہ اسی روز بعد از نمازِ عشاء جامع مسجد فریق بند عمران میں حاضرین کی ایک بڑی جماعت سے آپ نے "مقامِ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، فضائل خلفائے راشدین رض" کے موضوع پر ولولہ انگیز، بصیرت افروز خطاب فرمایا اور حضرات صحابہ کرام رض کی شان میں گستاخی کرنے والوں کا شدید نوٹس لیا ـــــ فجزاہ اللہ خیرا !

اس تبلیغی دورہ کا آخری (دسواں) خطاب جامع مسجد سارہ منتزہ میں ہوا۔ حاضرین کی تعداد اس قدر تھی کہ مسجد کا ہال تنگیٔ داماں کی شکایت کر رہا تھا۔ آپ نے اپنے اس خطاب میں مسلک اہل حدیث پر اٹھائے جانے والے اعتراضات کا رد بڑے ہی حکیمانہ انداز میں کیا اور کہا کہ اس وقت دنیا میں اسلام کے نام پر مختلف دعوتیں دی جا رہی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری امت تہتّر گروہوں میں منقسم ہوگی، جن میں سے صرف ایک جماعت راہِ راست یعنی کتاب وسنّت پر کاربند ہوگی۔ لہٰذا سچّی، پکّی اور کھری دعوت صرف اہل حدیث کی دعوت ہے، کیوں کہ ان کی دعوت صرف اور صرف کتاب و سنّت کی اتباع کی دعوت ہے ـــــ جو بات کتاب وسنّت کے مطابق ہو، وہ اسے تسلیم کرتے ہیں، اور جو اس کے خلاف ہو وہ اسے ٹھکرا دیتے ہیں، خواہ یہ بات ان کے اپنے ہی کسی بڑے سے بڑے اہلِ علم کی کیوں نہ ہو ـــــ انھوں نے واشگاف الفاظ میں کہا کہ ائمہ مجتہدین کا طرزِ عمل بھی یہی تھا اور ائمہ اربعہ رحمہم اللہ تعالیٰ میں سے بھی ہر ایک نے "اذا صحّ الحدیث فھو مذھبی" (یا اسی سے ملتے جلتے الفاظ) کا نعرۂ حق ہی بلند کیا ہے ـــــ بعد والوں نے اگر ان کے نام پر گروہ بندیاں اختیار کر لی ہیں تو اس میں ان حضرات کا کوئی قصور نہیں، چنانچہ یہ سب ہمارے نزدیک انتہائی معزز و مکرم و محترم ہیں !

مختصراً، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مولانا محمد مدنی حفظہ اللہ کا یہ چودہ روزہ تبلیغی دورہ انتہائی کامیاب رہا۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ انھیں جزائے خیر عطا فرمائے، اور ہمیں اس طرح کی علمی محفلیں سجانے کی بار بار توفیق ارزانی فرمائے ـــــ آمین !